فضائلِ جمعہ

(از مولوی حافظ عبدالخالق صاحب خلیق جے پوری متعلم دارالحدیث رحمانیہ)

فرضیت جمعہ:- مذہب اسلام نے اپنے ماننے والوں پر بلحاظ عقائد و اعمال پانچ چیزیں فرض کی ہیں اول توحید و رسالت دوم نماز۔ سوم روزہ۔ چہارم زکوٰۃ۔ پنجم حج۔ انہی پانچ فرائض میں سے ایک فریضہ نماز ہے جسکو خداوند قدوس نے اپنی نازل کردہ کتاب قرآن مجید میں لفظ اقیموا الصلوٰۃ کے ذریعہ متعدد جگہ ذکر فرماکر اس کی پابندی کی طرف رغبت دلائی ہے اسی کے ساتھ ساتھ نماز جمعہ کو خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے لئے ضروری و واجبی قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ الآیہ یعنی اے ایمان والو جس وقت نماز جمعہ کے لئے آذان دیجاوے تو (بغیر کسی تاخیر اور سستی کے) فوراً (دربار خداوندی میں) نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے حاضر ہوجاؤ۔ اس آیت سے واضح ہوگیا کہ جیسے اور نمازیں فرض ہیں ویسے ہی نماز جمعہ بھی فرض اور ضروری ہے علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی نماز جمعہ ہر مسلمان پر فرض و واجب ہے۔ آنحضورؐ جس طرح عام تارک نماز کیلئے وعید فرماتے ہیں کہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یعنی جس شخص نے جان بوجھکر نماز کو چھوڑ دیا اُس نے کفر کیا اسی طرح تارک جمعہ کے لئے بھی فرماتے ہیں مسلم شریف کی روایت ہے۔ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ یعنی لوگ نماز جمعہ کے ترک کرنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردیگا پس وہ غافلین میں سے ہوجاویں گے یعنی نیکی کی توفیق اُن سے جاتی رہیگی اور وہ غفلت میں پڑکر گناہوں کے عادی ہوجائیں گے لہذا معلوم ہوا کہ جس طرح اور نمازیں فرض ہیں اسی طرح نماز جمعہ بھی فرض ہے ہاں مریض۔ عورت۔ مسافر پر فرض نہیں۔

نماز جمعہ ادا کرنی کہاں فرض ہے؟ صاحب شریعت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے کوئی خاص جگہ مقرر نہیں فرمائی نماز جمعہ ادا کرنی ہر جگہ فرض ہے خواہ شہر ہو یا دیہات ہو .... ہو یا اور کوئی مقام ہو جیسا کہ حدیث شریف سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَةٍ یعنی طارق بن شہاب صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے جماعت میں۔ اگر دو آدمی بھی ملکر نماز ادا کریں اس کا اطلاق بھی جماعت پر ہوتا ہے اور اگر تین یا چار یا پانچ یا بارہ علیٰ ھذا القیاس اگر ہزار آدمی بھی ملکر نماز ادا کریں اس کا اطلاق بھی جماعت پر ہوتا ہے بہرکیف جہاں بھی اتنے آدمی ہوں کہ جماعت بناکر نماز ادا کرسکتے ہوں اسی جگہ نماز ادا کرنی فرض و واجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ کی کوئی خصوصیت نہیں فرمائی لہذا ہم کو چاہیے کہ ہر جگہ خواہ شہر ہو یا دیہات ہو ... یا اور کوئی مقام ہو نماز جمعہ ادا کریں۔

وقت نماز جمعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز جمعہ اپنی تمام زندگی میں اول وقت ادا کیا کرتے تھے جیسا کہ

حدیث شریف میں ہے عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف ولیس للحیطان ظل نستظل بہ ۔ یہ روایت بخاری و مسلم شریف کی ہے یعنی سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز جمعہ پڑھا کرتے تھے اور جس وقت نماز ختم کر کے واپس آتے تھے تو دیواروں کے نیچے اتنا سایہ بھی نہ ہوتا تھا کہ جس سے ہم سایہ حاصل کر سکیں لہذا اس حدیث سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آنحضرتؐ ہمیشہ اول وقت نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے کیونکہ دیواروں کے نیچے سایہ اسی وقت اتنا کم ہوگا جبکہ نماز جمعہ اول وقت ادا کر لی جاوے اور اول وقت اس وقت ہوتا ہے جبکہ سورج ڈھلجاتا ہے چنانچہ دوسری روایت میں سلمہ بن اکوعؓ صحابی سے صاف طور پر یوں مروی ہے کُنَّا نُجَمِّعُ مَعَہٗ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ۔ یعنی ہم آنحضورؐ کے ساتھ نماز جمعہ سورج ڈھلتے ہی ادا کر لیا کرتے تھے تمام کتب احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ اول وقت ادا کیا کرتے تھے اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ اول وقت سورج ڈھلتے ہی ہوتا ہے۔ لہذا ہم لوگوں کو چاہئے کہ سورج ڈھلتے ہی مختصر طور پر خطبہ مسنونہ ادا کرنے کے بعد اول وقت نماز جمعہ ادا کیا کریں ۔

فضائل جمعہ

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور اپنی مقدور بھر صاف ستھرے اور اچھے کپڑے پہنتا ہے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگا کر مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کی غرض سے داخل ہوتا ہے اور وہاں جا کر خطبہ شروع ہونے تک نفلیں پڑھتا ہے یا تلاوت قرآن مجید و یاد الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور پھر اثنائے خطبہ میں خاموش بیٹھکر خطیب کے خطبہ کو سنتا ہے اور امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتا ہے تو آنحضور صلعم فرماتے ہیں غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی ۔ یعنی اُس شخص کے وہ گناہ جو آئندہ جمعہ تک صادر ہونیوالے ہیں سب معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کہیں دور سے چلکر جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے مسجد میں آتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم کے بدلے میں دس نیکیاں اللہ رب العزۃ کی طرف سے عطا کی جاتی ہیں۔

اور جو شخص نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جمعہ کے دن تمام لوگوں سے پہلے مسجد میں داخل ہوتا ہے اس کو ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص اس کے بعد مسجد میں داخل ہوتا ہے اسکو ایک گائے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اسی طرح یکے بعد دیگرے کسی کو بکری کی قربانی کا اور کسی کو مرغی کا صدقہ اور کسی کو انڈے کا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی خدا نے مقرر کر رکھی ہے کہ جب بندہ اس میں خدا سے کسی حلال چیز کا مطالبہ کرتا ہے تو اللہ رب العزۃ اس کے دینے میں کسی قسم کا گریز نہیں کرتا بلکہ وہ چیز اللہ اس کو عطا کر دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ (بخاری مسلم) یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے جمعہ کے دن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ عزوجل سے اس میں نماز پڑھتے ہوئے اگر کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اسکی مراد پوری کرتا ہے پس درحقیقت جمعہ کا دن مسلمانوں کیلئے ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے جہاں اللہ کی دی ہوئی ہزاروں نعمتوں سے تغافل برتا وہاں جمعہ کی قدر و عظمت بھی ان کی نگاہوں میں نہ رہی ۔